سوال

(293) مجالس ذکر میں غیر مشروع انداز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان میں بعض دوست جو سلفی ہونے کا دعوی کرتے ہیں ، ذکر کی مجالسل قائم کرتے ہیں اور پابندی سے جمعرات کے دن عصر کے بعد جمع ہوتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ذکر کے لیے یہ وقت مناسب ہے بلکہ مناسب ترین ہے ان کے ہاں ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ ایک آدمی سامنے بیٹھ جاتا ہے اور تھوڑی بلند سے ''اللہ'' کہتا ہے۔ اس کے گرد حلقہ میں بیٹھے ہوئے افراد چپکے چپکے ''اللہ اللہ ''کہتے رہتے ہیں پھر سامنے بیٹھا ہوا شخص لفظ تبدیل کر دیتا ہے اور کہتا ہے۔ ''سبحان اللہ ''اس کے بعد وہ ''سبحان اللہ، سبحان اللہ ''کہتے رہتے ہیں حتی ک وہ ذکر تبدیل کر کے ''الحمد اللہ ''کہہ دیتا ہے اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ ان دوستوں کا خیال ہے کہ وہ یہ کام تزکیہ نفس کے لیے کرتے ہیں اور وہ بعض احادیث سے دلیل لیتے ہیں جن میں ذکر کے حلقات کا ذکر آتا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر ان کی کیفیت اسی طرح ہے جس طرح سوال میں مذکورہ ہے کہ وہ ہمیشہ جمرات کو عصر کے بعد مجلس ذکر منعقد کرتے ہیں اور آدمی سامنے کر بلند آواز سے لفظ ''اللہ'' کہتا ہے اور وہ سب اس کے بعد آہستہ آہستہ ''اللہ اللہ ''کہتے رہتے ہیں۔ پھر وہ ''سبحان اللہ ''کہتا ہے اور وہ اسی طرح کہنے لگتے ہیں۔ پھر ''الحمد اللہ ''کہتا اور وہ بھی کہنے لگتے ہیں اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے۔ اگر ان کی یہی کیفیت ہے تو وہ اس عمل میں سلفی نہیں، نہ اہل سنت والجماعت ہیں، بلکہ وہ بدعتی ہیں۔ کیونکہ یہ عمل اس کیفیت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیثوں میں جو حلقات ذکر اور اس کے لیے جمع ہونے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد علم کی مجلسیں ہیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة ، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 328

محدث فتویٰ